سوال

ں پر مستوی 33 نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یلۃ الشیخ! آپ نے اللہ تعالیٰ کے اپنے عرش پر مستوی ہونے کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ اس سے عرش پر وہ علو خاص مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے جلال و عظمت کے شایان شان ہے۔ ازراہ کرم اس کی کچھ اور مزید وضاحت فرما دیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر مستوی ہے تو یہ عرش پر اس طرح کے علو خاص سے تعبیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے شایان شان ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ یہ ایک ایسا علو ہے جو عرش ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہ اس طرح کا علو عام نہیں جو ساری مخلوقات کے لیے ہو، اس لیے ہمارا یہ کہ

ں: ۵/۵۲۲ جمع وترتیب، ابن قاسم)

ہمارا بھی اس وقت بالکل یہی مقصود ہے۔

س طرح اس کے جلال و عظمت کے شایان شان ہے''تو اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اس کی دیگر تمام صفات اس کی ذات پاک کے جلال و عظمت کے شایان شان ہیں، عرش پر اس کا استواء بھی اسی طرح ہے جس طرح اس کی ذات پاک کے لائق ہے۔ وہ مخلوقات کے استواء کی طرح نہیں ہے کیونکہ صف

لَيسَ كَمِثلِهِ شَىءٌ وَهُوَ السَّميعُ البَصيرُ ١١... سورة الشورى

وئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔''

ں۔ اسی وجہ سے امام مالک رحمہ اللہ سے جب استواء کی کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''استواء غیر مجہول ہے، لیکن عقل اس کی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے لیے یہی میزان ہے کہ ا

سے ہماری اس بات کا فائدہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو ہم نے یہ کہی تھی کہ عرش پر استواء سے مراد ایک ایسا علو خاص ہے جو عرش ہی کے ساتھ مخصوص ہے، کیونکہ علو عام تو اللہ تعالیٰ کے لیے آسمان اور زمین کی تخلیق سے قبل، تخلیق کے وقت اور تخلیق کے بعد بھی ثابت ہے، اور وہ تو سمع و بصر اور قدرت و ق

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ 85

[محدث فتویٰ]